Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیج کے بحران کے ضمن میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کی اہم نصائح

عالم اسلام کے مصائب دور ہونے کیلئے احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک

جماعت احمدیہ تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے قربانیاں پیش کرتی چلی جائے گی

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۱۵
فون ۴۴۹
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۵ صفر ۱۴۱۱ ھ، ۲۷ ظہور ۱۳۶۹ ہش، ۲۷ اگست ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۴۵

واپس آؤ اور توبہ استغفار سے کام لو
معاملات کتنے بھی بگڑ چکے
ہوں پھر بھی خدا سنے گا

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۳ ظہور ۱۳۶۹ ہش (۳ اگست ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات کی آیات نمبر ۱۰-۱۱ کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا:-

عالم اسلام کے مصائب کی وجہ

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے، سورۃ الحجرات کی دسویں اور گیارہویں آیات ہیں۔ گذشتہ ۱۰ سال سے زائد عرصہ ہو گیا کہ عالم اسلام پر بہت سی بلائیں وارد ہو رہی ہیں اور عالم اسلام مسلسل مختلف قسم کے مصائب کا شکار ہے۔ اگر تو یہ مصائب اور یہ تکلیفیں غیروں کی طرف سے نازل کئے جا رہے ہوتے تو یہ بھی ایک بہت بڑی تکلیف دہ امر تھا لیکن اس سے بڑھ کر تکلیف دہ امر یہ ہے کہ عالم اسلام خود ایک دوسرے کے لئے مصیبتوں کا ذمہ دار ہے اور دو حصوں میں بٹ کر مسلسل سالہا سال سے عالم اسلام کا ایک حصہ دوسرے عالم اسلام کے لئے مصیبتیں اور مشکلات پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔

تیل کی دولت نے بہت سے مسلمان ممالک کو فوائد پہنچائے اور ساتھ ہی کچھ نقصانات بھی پہنچائے۔ نقصانات میں سے سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ ان میں رفتہ رفتہ تقویٰ کی روح گم ہو گئی اور دنیا کی دولت نے ان کے رجحانات کو یکسر دنیا کی طرف پلٹ دیا۔ یہ بات آج کے مختلف مؤرخین بھی اپنی کتب میں لکھتے رہے ہیں اور آج بھی لکھ رہے ہیں کہ جب تک عالم اسلام غریب تھا اس میں تقویٰ کے آثار پائے جاتے تھے لیکن تیل کی اِس دولت نے گویا اُن کے تقویٰ کو پھونک کے رکھ دیا ہے اور محض دنیادار حکومتوں کی شکل میں وہ مسلمان حکومتیں ابھری ہیں جن کا اوّل مقام یہ تھا کہ خدا کا تقویٰ اختیار کرتیں۔ اپنے ملک کے رہنے والوں کو تقویٰ کی تلقین کرتیں اور عالم اسلام کے باہمی تعلقات کو تقویٰ کی رُوح پر قائم کرتیں اور مسائل کو تقویٰ کی روح کے ساتھ حل کرتیں مگر ایسا نہیں۔

جہاں تک قرآن کریم کا تعلق ہے یہ تعلیم نہ صرف عالمگیر ہے بلکہ ہر قسم کے امکانی مسئلے کو قرآن کریم نے چھیڑا بھی ہے اور اس کا ایک مناسب حل بھی پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ اِس امکان کو بھی قرآن کریم نے زیر نظر رکھا کہ مختلف مسلمان ممالک کے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں اور اُن اختلافات کی شکل ایسی بھیانک ہو جائے کہ ان میں سے بعض دوسروں پر حملہ کریں اور مسلمان حکومتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ قتال اور جدال میں ملوّث ہو جائیں۔ چنانچہ اِس امکان کا ذکر کرتے ہوئے قرآنِ کریم فرماتا ہے .... کہ ہو سکتا ہے کہ بعض مسلمان طاقتیں بعض دوسری مسلمان طاقتوں کے ساتھ نبرد آزما ہو جائیں اور ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ ایسی صورت میں تمام عالم اسلام کا مشترکہ فرض ہے کہ اُن کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کی جائے .... اور اگر ایک طاقت دوسری طاقت کے خلاف باغیانہ رویہ اختیار کرنے پر مُصر رہے اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس کا علاج یہ ہے کہ تمام عالم اسلام مل کر مشترکہ طاقت کے ساتھ اُس ایک طاقت کو زیر کریں اور مغلوب کریں اور جب وہ اس بات پر آمادہ ہو جائے کہ اپنے فیصلوں کو احکاماتِ الٰہی کی طرف لوٹا دے اور خدا کے فیصلے کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے تو پھر اس پر مزید زیادتی بند کی جائے اور از سرِ نو اُس طاقت اور دوسری طاقت کے درمیان جس پر حملہ کیا گیا ہے صلح کروانے کی کوشش کی جائے اور پھر یاد رکھو کہ اس صلح میں بھی تقویٰ کو پیشِ نظر رکھنا اور انصاف سے کام لینا۔ پھر انصاف کی تاکید ہے کہ انصاف سے کام لینا کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ پھر فرماتا ہے .... یاد رکھو کہ مومن بھائی بھائی ہیں ....

پس ضروری ہے کہ تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اِن آیات کی روشنی میں ایک بات قطعی طور پر واضح ہوتی ہے کہ عالم اسلام نے اپنے باہمی اختلافات میں قرآن کریم کی اس آیتِ کریمہ کی ہدایت کو ملحوظ نہیں رکھا۔ اگر مسلمان طاقتیں قرآنِ کریم کی اس واضح ہدایت کو پیشِ نظر رکھ کر اپنے معاملات نپٹانے کی کوشش کرتیں تو وہ ایک لمبے عرصے تک جو نہایت ہی خون ریز عرب ایران جنگ ہوئی ہے وہ زیادہ سے زیادہ چند مہینے کے اندر ختم کی جا سکتی تھی۔ مشکل یہ درپیش ہے کہ دھڑا بندیوں سے فیصلے ہوتے ہیں اور تقویٰ کی روح کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ چنانچہ ۱۱ سال تک مسلمان ممالک ایک دوسرے سے کٹ کر آپس میں برسرپیکار رہے اور بعض طاقتیں بعض کی مدد کرتی رہیں لیکن اس اسلامی اصول کو نظر انداز کر دیا گیا کہ سب مل کر فیصلہ کریں اور سب مل کر ظالم فریق کے خلاف اعلانِ جنگ کریں۔ ایسی صورت اگر ہوتی تو صرف عرب اور ایران جنگ کا سوال نہیں تھا بلکہ پاکستان اور انڈونیشیا اور ملائشیا اور دیگر مسلمان ممالک مثلاً شمالی افریقہ کے ممالک، اِن سب کو مشترکہ طور پر اس معاملے میں دخل دینا چاہیئے تھا اور مشترکہ طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ظالم کو ظلم سے باز رکھنا چاہیئے تھا۔

عراق اور کویت تنازعہ

اب ایسی ہی ایک بہت تکلیف دہ صورت اور سامنے آئی ہے کہ اب ایران اور عرب کی لڑائی نہیں بلکہ عرب آپس میں بانٹے جا چکے ہیں اور ایک مسلمان عرب ریاست نے ایک دوسری مسلمان عرب ریاست پر حملہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں عرب ریاستوں کی جو سربراہ کمیٹی ہے جو اِن معاملات پر غور کرنے کیلئے غالباً پہلے سے قائم ہے اُن کے نمائندہ کا اعلان میں نے سنا اور ٹیلی ویژ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر اس پروگرام کو دیکھا اور مجھے تعجب ہوا کہ اس لمبے تکلیف دہ تجربے کے باوجود ابھی تک انہوں نے عقل سے کام نہیں لیا اور قرآنی اصول کو اپنانے کی بجائے اصلاح کی کوئی نئی راہیں تجویز کر رہے ہیں اور سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ وہ ممالک جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں وہ تمام اکٹھے ہو کر اس معاملے میں دخل دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور بعض مسلمان ممالک اُن سے دخل اندازی کی اپیلیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مغربی مفکر کا انٹرویو مَیں نے دیکھا۔ اس نے یہ اعلان کیا کہ اس وقت عراق اور کویت کی لڑائی کے نتیجے میں کنسینٹرک CONCENTRIC دو دائرے قائم ہو چکے ہیں۔ یعنی ایک ہی مرکز کے گرد کھینچے جانے والے دو دائرے ہیں۔ ایک چھوٹا دائرہ ہے جو عالمِ اسلام کا دائرہ ہے۔ ایک بڑا دائرہ ہے جو تمام دنیا کا دائرہ ہے۔ اور ہم یہ انتظار کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ عالمِ اسلام کا دائرہ اس فساد کے مرکز کی طرف متوجہ ہو کر اس کی اصلاح میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن اس کے امکانات دکھائی نہیں دے رہے اور خطرہ ہے (انہوں نے تو خطرے کا لفظ استعمال نہیں کیا لیکن مَیں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں) انہوں نے کہا کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ تمام دنیا کے وسیع تر دائرے کو اس معاملے میں دخل دینا پڑے گا۔

قرآن کی تعلیم کی طرف لوٹیں

اس مختصر خطبے میں مَیں عالمِ اسلام کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم کی طرف لوٹیں تو ان کے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ یہ بہت ہی قابلِ شرم بات ہے اور نقصان کا موجب بات ہے کہ ساری دنیا مسلمان ممالک کے معاملات میں دخل دے اور پھر ان سے اس طرح کھیلے جس طرح شطرنج کی بازی پر مُہروں کو چلایا جاتا ہے اور ایک کو دوسرے کے خلاف استعمال کرے جیسا کہ پہلے کرتی چلی آئی ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی طاقتیں اپنی دولت کو اپنے ہی بھائیوں کے خلاف استعمال کر رہی ہیں۔ وہ تیل جس کو خدا تعالیٰ نے ایک نعمت کے طور پر اسلامی دنیا کو عطا کیا تھا، وہ تیل جہاں غیروں کے لئے عظیم الشان ترقیات کا پیغام بن کر آیا ہے اور وہ اس کے نتیجے میں اپنی تمام صنعت کو چلا رہے ہیں اور ہر قسم کی طاقت کے سرچشمے جن کی بنیادیں مسلمان ممالک میں ہیں اُن کے لئے فائدے کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ جہاں تک مسلمان ممالک کا تعلق ہے وہ اس تیل کو ایک دوسرے کے گھر پھونکنے اور ایک دوسرے کی مملکتوں کو جلا کر خاکستر کر دینے میں استعمال کر رہے ہیں امرِ واقعہ یہ ہے کہ اس کے سوا اس کا اَور تجزیہ اور کوئی نہیں بنتا۔ اب بھی وقت ہے اگر عالمِ اسلام تقویٰ سے کام لے اور قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کرلے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ کوئی غیر مسلم طاقت اسلامی معاملات میں کسی طرح دخل دینے پر مجبور ہو اور ضروری ہے کہ ان دو قرآنی آیات کی تعمیل میں اس مسئلے کو جو آج بہت ہی بھیانک شکل میں اٹھ کھڑا ہوا ہے محض عرب دنیا تک محدود نہ رکھا جائے۔ کیونکہ جب آپ اسلام کے لفظ کو بیچ میں سے اُڑا دیتے ہیں اور ایک اسلامی مسئلے کو علاقائی مسئلہ بنا دیتے ہیں تو اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی تائید اپنا ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔ پس تعلیمِ قرآن میں کسی قوم کا ذکر نہیں ہے جو ہدایت قرآن کریم نے عطا فرمائی ہے اس میں مسلمانوں کا بحیثیتِ مجموعی ذکر ہے اور اُن سب کو بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ پس یہ ہرگز عرب مسئلہ نہیں ہے۔ یہ عالمِ اسلام کا مسئلہ ہے۔ اس میں انڈونیشیا کو بھی اسی طرح ملوّث ہونا چاہیئے جس طرح پاکستان کو۔ ملائشیا کو بھی اسی طرح ملوّث ہونا چاہیئے جیسے الجیریا کو یا دوسرے ممالک کو اور سب ممالک کا ایک مشترکہ بورڈ تجویز کیا جانا چاہیئے جو فریقین کو مجبور کریں کہ وہ صلح پر آمادہ ہوں اور اگر وہ صلح پر آمادہ نہ ہوں تو تمام عالمِ اسلام کی طاقت کو اس ایک باغی طاقت کے خلاف استعمال ہونا چاہیئے اور تمام غیر مسلم طاقتوں کو یہ پیغام دے دینا چاہیئے کہ آپ ہمارے معاملات سے ہاتھ کھینچ لیں اور ہمارے معاملات میں دخل نہ دیں۔ ہم قرآنی تعلیم کی رُو سے اس بات کے اہل ہیں کہ اپنے معاملات کو خود سلجھا سکیں اور خود نپٹا سکیں مگر افسوس ہے کہ اس تعلیم پر عمل درآمد کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔

تقویٰ کا فقدان

یہ عراق اور کویت کی لڑائی کا جو واقعہ ہوا ہے یا عراق کے کویت پر حملے کا، اس کے پس منظر میں بہت سی بددیانتیاں اور عہد شکنیاں ہیں۔ صرف عربوں کے آپس کے اختلاف نہیں ہیں بلکہ دوسرے تیل پیدا کرنے والے اسلامی ممالک بھی اس معاملے میں ملوّث ہیں۔ چنانچہ انڈونیشیا ہے مثلاً۔ اس کو اپنے عرب مسلمان بھائیوں سے شدید شکوہ ہے کہ اوپیک کے تحت جو معاہدے کرتے ہیں اُن معاہدوں کو خود بصیغۂ راز توڑ دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں اجتماع کی طاقت سے جو فوائد حاصل ہونے چاہئیں وہ نقصانات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ملک جس طرح چاہتا ہے اپنا تیل خفیہ ذرائع سے بیچ کر زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اس پسِ منظر میں بھی تقویٰ ہی کی کمی ہے۔ یہ معاملہ صرف عراق اور کویت کی جنگ کا نہیں بلکہ آپس کے معاملات میں تقویٰ کے فقدان کا معاملہ ہے اور جو بھی عالمی ادارہ اس بات پر مامور ہو کہ وہ ان دونوں لڑنے والے ممالک یا ایک ملک نے جو حملہ کیا ہے، اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل کریں، اس کا فرض ہوگا کہ وہ تہہ تک پہنچ کر تمام ان محرکات کا جائزہ لیں جن کے نتیجے میں بار بار اس قسم کے خوفناک حالات پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس میں ایران کو بھی برابر شامل کرنا چاہیئے۔ کوئی مسلمان ملک اس سے باہر نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر یہ ایسا کرلیں تو جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی تائید تمہیں حاصل ہوگی اور لازماً تم اِن کوششوں میں کامیاب ہو گے۔ پھر تاکیداً فرمایا .... اپنے بھائیوں کے درمیان، جو بھائی بھائی ہیں، صلح کرواؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ اختیار کرنے والوں پر رحم کیا جاتا ہے۔

پس کوئی مسئلہ بھی جو اسلام سے یا قرآن سے تعلق رکھتا ہو تقویٰ کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے تمام مسلمانوں کے مسائل کا مختصر تجزیہ لیکن ایسا تجزیہ جو تمام حالات پر حاوی ہے یوں فرمایا کہ

تقویٰ کی راہ گم ہو گئی۔

اسلام کا نام تو ہے لیکن تقویٰ کا رستہ باقی نہیں رہا۔ وہ ہاتھ سے کھویا گیا ہے۔ جب تقویٰ کی راہ گم ہو جائے تو پھر جنگلوں اور بیابانوں میں بھٹکنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔ پس میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کے طور پر اپنے تمام ...... بھائیوں کو خواہ وہ ہمیں بھائی سمجھیں یا نہ سمجھیں، یہ پُرزور اور عاجزانہ نصیحت کرتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اُمّت کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ تمام عالمِ اسلام کی دشمن طاقتیں آپ کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی دخل اندازی کے بہانے ڈھونڈتی ہیں اور ایک لمبا عرصہ ہوا کہ آپ ان کے ہاتھ میں نہایت ہی بے کس اور بے بس مہروں کی طرح کھیل رہے ہیں اور ایک دوسرے کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لئے تقویٰ کو پکڑیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اُمّت کو جو آج دنیا میں ذلّت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور تمسخر کا سلوک ان کے ساتھ کیا جا رہا ہے، تمام دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں بڑی حقارت سے عالمِ اسلام کو دیکھتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ ہمارے ہاتھوں میں اسی طرح ہیں جس طرح بلّی کے ہاتھوں میں چوہا ہوا کرتا ہے اور جس طرح چاہیں ہم ان سے کھیلیں اور جب چاہیں سوراخ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے اس کو دبوچ لیں۔ یہ وہ معاملہ ہے جو انتہائی تذلیل کا معاملہ ہے۔ نہایت ہی شرمناک معاملہ ہے اور عالمِ اسلام پر داغ پر داغ لگتا چلا جا رہا ہے۔ اسلام کی عزت اور وقار مجروح ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے خدا کا خوف کریں اور اسلام کی تعلیم کی طرف واپس لوٹیں۔ اس کے سوا اور کوئی پناہ نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کی قربانیاں

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادبار اور تنزّل کا دور اور یہ بار بار کے مصائب حقیقت میں .... انکار کا نتیجہ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور آخری پیغام میرا یہی ہے کہ ...... سر تسلیم خم کرو۔ خدا نے جس کو بھیجا ہے اس کو قبول کرو۔ وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے۔ اس کے بغیر، اس سے علیحدہ ہو کر تم ایک ایسے جسم کی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو۔ بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہوں لیکن وہ سر موجود نہ ہو جس کو خدا نے اس جسم کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ پس واپس لوٹو .... دکھوں کا زمانہ لمبا ہو گیا۔ واپس آؤ اور توبہ اور استغفار سے کام لو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ خواہ معاملات کتنے بھی بگڑ چکے ہوں اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو تو نہ صرف یہ کہ دنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبۂ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ اور وہ بات جو صدیوں تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہے وہ دہاکوں کی بات بن جائے گی، وہ سالوں کی بات بن جائے گی۔ تم اگر شامل ہو یا نہ ہو۔ جماعت احمدیہ بہرحال تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے جس طرح پہلے اس راہ میں قربانیاں پیش کرتی ہے۔ کرتی رہی ہے۔ آج بھی کر رہی ہے۔ کل بھی کرتی چلی جائے گی اور اس آخری فتح کا سہرا بھی صرف جماعت احمدیہ کے نام لکھا جائیگا۔

پس آؤ اور اس مبارک تاریخی سعادت میں تم بھی شامل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک بہترین خدمتگار تمہیں مہیا ہوئے تھے جو خدا کے نام پر خدا کی خاطر .... ہر مشکل مقام پر تمہارے لئے قربانیاں کرنے کیلئے تیار بیٹھے تھے۔ تم نے ان سے استفادہ نہیں کیا اور ان کی خدمت سے محروم ہو گئے ہو۔ یہ اس دور کی عالمِ اسلام کی سب سے بڑی بدنصیبی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کو نصیحت

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ خواہ وہ آپ سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں۔ خواہ وہ آپ کو اپنا بھائی شمار کریں یا نہ کریں، دعا کے ذریعے آپ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مدد کرتے چلے جائیں اور حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی اس تعلیم کو کبھی فراموش نہ کریں کہ

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حبِ پیمبرم

کہ اے میرے دل! تو اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھنا، ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ تیرے دشمن یعنی مسلمان میں سے جو تیری دشمنی کر رہے ہیں، آخر تیرے محبوب رسولؐ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں پس تو اس محبوب رسولؐ کی محبت کی خاطر ہمیشہ ان سے بھلائی کا سلوک کرتا چلا جا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔"

"غضِ بصر پردے کی رُوح ہے"

(حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

"میں اس مردانہ اجتماع میں پردے کا ذکر اس لئے کرنے لگا ہوں کہ اوّل تو پردہ میں غضِ بصر والا حصہ مردوں سے بھی برابر کا تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ غضِ بصر پردے کی روح ہے جو سب کے لئے یکساں ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ موجودہ بے پردگی کے دور میں غضِ بصر کے حکم پر بڑی احتیاط اور مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں۔ اور کسی غیر محرم عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ اور اگر کبھی اتفاقاً نظر اٹھ جائے تو فوراً نظریں نیچی کر لیں۔ اس سے .... ان کے اندر تقویٰ کی روح ترقی کرے گی۔ اور ان کے نفسوں میں غیر معمولی پاکیزگی پیدا ہو گی۔ اور ضبطِ نفس کا مادہ بڑھے گا۔ اور ان کا کیریکٹر بلند ہو جائے گا۔ دوسرے خدام الاحمدیہ کو یہ بھی چاہیئے اور یہ ایک بڑی ضروری قومی خدمت ہے کہ اگر ان کی بہنیں یا دوسری قریبی رشتہ دار لڑکیاں ہائی کلاسوں یا کالجوں میں پڑھتی ہیں اور وہ بیرونی فضاء یا آزاد صحبت کے اثر کے ماتحت پردے کے معاملے میں غیر محتاط ہو رہی ہوں تو نصیحت اور مناسب نگرانی کے ذریعہ ان کے اس رجحان کو روکیں۔ پردہ عورتوں کی تعلیم اور ترقی میں ہرگز روک نہیں بنتا۔ صرف زینت کے برملا اظہار اور مردوں اور عورتوں کے ناواجب اختلاط کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے اور اس میں غیور احمدی بچوں کو ہمارا ہاتھ بٹا کر ثواب کمانا چاہیئے۔"

ارشادات حضرت فضل عمر
اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

تلقینِ عمل

فرماتا ہے کہ ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے پانی سے پیدا کیا ہے پھر ان جانوروں میں سے بعض اپنے پیٹ پر چلتے ہیں اور بعض اپنے دو پیروں پر چلتے ہیں۔ بعض اپنے چار پیروں پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جیسی مخلوق چاہتا ہے پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس میں بتایا کہ روحانی پانی سے بھی مختلف قسم کے لوگ اپنی استعدادوں کے مطابق طاقت حاصل کرتے ہیں۔ بعض تو اپنے پیٹوں پر چلتے ہیں۔ یعنی جب تک ان کے پیٹ بھرے جائیں اور انعامات ملتے رہیں وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ رہتے ہیں اور بعض دو پلٹے یعنی انسانوں کی طرح اعلیٰ ترقیات حاصل کر جاتے ہیں۔ اور بعض چوپایوں کی طرح کم عقل ہوتے ہیں اور خدا کی طرف کم توجہ کرتے ہیں اور اپنے کھانے پینے کی طرف زیادہ متوجہ رہتے ہیں۔

فرماتا ہے "اپنی مصیبتوں اور دشمن کی ترقی سے گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ دنیا کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقی یافتہ قومیں ایک دن گر جاتی ہیں اور گری ہوئی قومیں ایک دن بڑھ جاتی ہیں۔ پس اگر آج تمہارے دشمن کی باری ہے تو کل تمہاری باری ہو گی۔ دوسرے یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دعائیں سنتا ہے اور اپنے بندوں کے حالات دیکھ رہا ہے۔ اس جگہ نور کے بعد ظلمت اور ظلمت کے بعد نور سے اچھی حالت کے بعد تکلیف کی حالت اور دکھ کے بعد سکھ کی حالت پیدا کرنا مراد ہے اور اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ نظام عالم سے بے دخل نہیں بلکہ وہ مظلوم کا ساتھ دیتا اور اس کے لئے اپنی قدرت اور جلال ظاہر کرتا ہے بعض دفعہ خرابی کے انفرادی واقعات قوم کے لئے معینہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ قوم ان کی وجہ سے بیدار ہو جاتی ہے پس ایسی باتوں سے چڑنا نہیں چاہیئے بلکہ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ وہی بات کہی جائے جو قانونی گواہی کی حد تک دلیل رکھتی ہو ورنہ وہ بات زبان پر نہ لائی جائے کیونکہ اگر محض بدظنی یا محض کمزور گواہوں پر ایک دوسرے کے خلاف الزام لگائے جائیں تو قوم میں گناہ بہت بڑھ جاتا ہے اور نوجوانوں میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ ہماری قوم میں یہ بدی کثرت سے پائی جاتی ہے اس لئے اس میں کوئی حرج نہیں"۔

پھر فرماتا ہے۔ کہ اخلاق کی حفاظت بڑی ضروری چیز ہے۔ ایسے تمام کام جو معیارِ اخلاق کو قوم میں کمزور کر دینے والے ہوں۔ شیطانی کام ہیں اور قومی اخلاق کو قائم رکھنے کے لئے بڑی بیداری کی ضرورت ہے۔ اگر انسان اس بیداری کو کھو بیٹھے تو قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر قوم میں سے بعض افراد بعض دفعہ غلطی کر بیٹھیں تو محض اس لئے کہ وہ فعل اگر بڑھ جائے تو قوم کی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے۔ ان کو پیسنے اور کچلنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس بات کو سمجھتے ہوئے کہ قوم میں سے بعض کے اخلاق کمزور بھی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح بہت عفو سے کرنی چاہیئے۔

دین کے ایک معنے سیاست اور حکومت کے بھی ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے سچے خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ علامت بتائی کہ جس سیاست اور پالیسی کو وہ چلائیں گے اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں قائم فرمائے گا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ذاتی معاملات میں خلیفۂ وقت سے کوئی غلطی ہو جائے لیکن ان معاملات میں جن پر جماعت کی روحانی اور جسمانی ترقی کا انحصار ہو اگر اس سے کوئی غلطی سرزد بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت فرماتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اسے اس غلطی پر مطلع کر دیتا ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اسے عصمت صغریٰ کہا جاتا ہے گو انبیاء کو تو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے مگر خلفاء کو عصمت صغریٰ حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے کوئی ایسی اہم غلطی نہیں ہونے دیتا جو جماعت کے لئے تباہی کا موجب ہو۔ ان کے فیصلوں میں جزوی اور معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ مگر انجام کار نتیجہ یہی ہو گا کہ غلبہ حاصل ہو گا اور اس کے مخالفوں کو شکست ہو گی۔ گویا بوجہ اس کے کہ ان کو عصمت صغریٰ حاصل ہو گی۔ خدا تعالیٰ کی پالیسی بھی وہی ہو گی جو ان کی ہو گی بیشک بولنے والے وہی ہونگے۔ زبانیں انہیں کی حرکت کریں گی۔ ہاتھ انہیں کے چلیں گے۔ دماغ انہیں کا کام کرے گا۔ مگر ان سب کے پیچھے خدا تعالیٰ کا اپنا ہاتھ ہو گا۔ ان سے جزئیات میں معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ بعض دفعہ ان کے مشیر بھی ان کو غلط مشورہ دے سکتے ہیں۔ لیکن ان درمیانی روکوں سے گذر کر کامیابی انہیں کو حاصل ہو گی۔ اور جب تمام کڑیاں مل کر زنجیر بنیں گی تو وہ صحیح ہو گی اور ایسی مضبوط ہو گی کہ کوئی طاقت اسے توڑ نہیں سکے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماحولیات

منصور احمد مبشر

کیمیکلز — فوائد و نقصانات

انسان کی فطرت میں جستجو ہے جو اسے خوب سے خوب تر کی تلاش میں رکھتی ہے۔ ابتداء سے انسان ان چیزوں کو جو قدرتی طور پر موجود تھیں اپنے استعمال میں لاتا رہا ان چیزوں کی خرابیاں اور خامیاں بھی آہستہ آہستہ انسان کے سامنے آنے لگیں۔ لہذا انسان نے انہیں دور کرنے کی کوشش کی مگر بعض صورتوں میں یہ ممکن نہ تھا صنعتی ترقی کے نتیجے میں انسان نے قدرتی اشیاء کے مقابل پر بعض ایسی اشیاء پیدا کر لیں جن میں وہ خرابیاں یا خامیاں ناپید تھیں یا نسبتاً کم تھیں اور یوں مصنوعی اشیاء (SYNTHATIC PRODUCTS) ظہور میں آئیں۔ یہ مصنوعی اشیاء خوبصورت دیرپا اور قیمت میں بھی کم ثابت ہوئیں۔ لیکن اس کے باوجود انسان کو اس سہولت کی کچھ نہ کچھ قیمت ادا کرنا پڑتی ہے یہ اشیاء یا تو خود کیمیکلز پر مشتمل ہوتی ہیں یا ان کی تیاری میں کیمیکلز استعمال ہوتے ہیں۔ جو انسان کے استعمال میں آنے کی وجہ سے یا فضا میں جانے کی وجہ سے یا دیگر ذرائع سے انسانی صحت کو متاثر کرتے ہیں۔

کیمیائی آلودگی

کیمیائی آلودگی مختلف طریق پر ہو سکتی ہے۔ مثلاً کوئی شے کیمیکلز پر مشتمل ہو وہ کھانے میں آجائے تو ہمارے جسم پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ صنعتوں سے کیمیکلز کا مختلف قسم کا دھواں نکلتا ہے جو فضا کو آلودہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح مختلف صنعتوں سے جو کیمیائی فضلہ نکلتا ہے یہ جب بہا دیا جاتا ہے تو یہ زیر زمین پانی میں شامل ہو کر ماحول کو آلودہ کرنے کا باعث بنتا ہے۔ یہ مختلف طریقے ہیں جو ہمارے گردو پیش میں ماحول کو آلودہ کر رہے ہیں

اب جب کہ انسان خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں ہے اسکی جستجو کے نتیجے میں کپاس کی جگہ نائیلون نے لے لی۔ گڑ کی جگہ چینی نے لے لی اور دیسی یا اصلی گھی کی جگہ بناسپتی گھی نے لے لی۔

بناسپتی گھی کی مثال لیجئے جس کے بنانے میں کاسٹک سوڈا، ہائیڈروجن اور نکل استعمال ہوتا ہے۔ بناسپتی گھی تیل سے بنایا جاتا ہے۔ تیل کو ایسی شکل دیدی جاتی ہے کہ وہ جم جاتا ہے نیز اس میں نکل، وٹامن اے اور ڈی ملایا جاتا ہے۔ تیل میں UNSATURATED FATTY ACIDS ہوتے ہیں جنہیں SATURATED کر دیا جاتا ہے۔ جس کے استعمال سے دل کی بیماریاں جنم لیتی ہیں گویا ہم ایک اچھی چیز کو اپنی مرضی کی شکل دینے سے خراب اور مضر صحت کر دیتے ہیں۔ وٹامن ڈی کی ہمارے جیسے گرم ملکوں میں ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ہم یہ وٹامن براہ راست سورج سے باقاعدگی سے حاصل کرتے رہتے ہیں لہذا اسکی زیادتی بھی مضر صحت ہے اس سے بھی دل کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ نکل بھی ایسی چیز ہے جس کے کثرت استعمال سے پھیپھڑوں کا کینسر ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

چینی کی مثال لیں جو ہمارے کھانوں کو لذیذ تو بنا دیتی ہے لیکن تمام ماہرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اسکی زیادتی نقصان دہ ہے۔ شکر کی تیاری میں ایک عنصر کرومیم چینی کی تیاری کے دوران ضائع ہو جاتا ہے جو چینی کو ہضم کرنے کیلئے قدرت نے بطور معاون اسمیں رکھا ہوا ہے۔ گڑ میں یہ عنصر محفوظ رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گڑ چینی کے مقابلے میں زیادہ محفوظ سمجھا جاتا ہے۔ اور گڑ استعمال کرنے والوں میں وہ بیماریاں عام طور پر نہیں دیکھی جاتیں جو چینی کا استعمال کرنے والوں میں پائی جاتی ہیں۔ شکر کو جتنا زیادہ صاف کرتے جائیں گے اس میں سے ضروری نمکیات اتنی ہی زیادہ تعداد میں کم ہوتے جائیں گے۔

ہم روزمرہ کی زندگی میں کیمیکلز کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ شہروں میں پینے کے لئے جو پانی ہمیں روزانہ ملتا ہے۔ اس میں ایک مخصوص قسم کی بو ہوتی ہے حتی کہ جب کبھی گاؤں میں جانا ہو یا کبھی دریا و نہر کا پانی پینا پڑے تو وہ ہمیں اچھا نہیں لگتا کیونکہ ہم کیمیکلز کے عادی ہو چکے ہیں۔ شہروں میں جو پانی مہیا کیا جاتا ہے اس میں کلورین گیس اور ایلم کی آمیزش ہوتی ہے کلورین انتہائی زہریلی گیس ہوتی ہے جو دوسری جنگ عظیم میں جنگی مقاصد کے لئے استعمال ہوئی تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کلورین کے استعمال سے بچا جاسکتا ہے؟ اس کا جواب مثبت ہے بہت سارے ترقی یافتہ ممالک میں کلورین کی جگہ اب اوزون استعمال ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر مونٹریال کے پانی میں اوزون استعمال کی جاتی ہے اسی طرح پیرس کے تین چوتھائی پانی میں بھی اوزون استعمال کی جاتی ہے۔ ماسکو کا بھی کافی پانی اوزون ملا ہوتا ہے۔

کلورین والے پانی کا استعمال کرنیوالے لوگوں کو معدے کی تکلیف عام ہوتی ہے کیونکہ معدے میں جب ہائیڈروکلورک ایسڈ جاتے ہیں تو معدے میں سوزش ہوتی ہے جس سے تبخیر کی شکائت ہوتی ہے۔ نتیجۃً کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

کئی کیمیکلز تو ایسے ہیں جو قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں لیکن بیشتر کیمیکلز ایسے ہیں جو انسان نے خود ایجاد کئے ہیں اور اب تو یہ صورت حال ہے کہ کیمیکلز عام طور پر صنعت میں، زراعت میں، گھروں میں حتیٰ کہ کھانے پینے کی اشیاء تک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کے نتیجے میں انسانی صحت پر مختلف قسم کے اثرات نمایاں ہو رہے ہیں۔ کچھ اثرات فوری نوعیت کے ہوتے ہیں مثلاً اگر جسم پر تیزاب گر جائے تو فوری طور پر کھال جل جائے گی۔ یا اگر پھیپھڑوں میں زہریلی گیس چلی جائے تو پھیپھڑوں میں نقصان ہوگا۔ ایک اثر آہستہ آہستہ ہوتا ہے جسمیں انسان کے خلیوں میں توڑ پھوڑ کا عمل جاری رہتا ہے۔ برسوں بعد یہ عمل کینسر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک مثال لیجئے۔ ڈرائی کلیننگ کے بارے میں کتنے لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ ریشمی اور اونی کپڑے پانی سے نہیں دھلتے بلکہ پٹرولیم یا ایک اور خاص کیمیکل سے دھوئے جاتے ہیں۔ جانوروں پر تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ کینسر پیدا کرتے ہیں۔ یہی حال وارنش پینٹس، سپرے سینٹس وغیرہ کا ہے اگر یہ چیزیں جلد کو چھو جائیں یا انہیں سونگھ لیا جائے یا کسی اور طریق پر یہ جسم کے اندر چلے جائیں تو یہ جسم کیلئے بہت نقصان دہ اثر رکھتے ہیں جسمیں پھیپھڑے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں جس سے کھانسی دمہ اور دیگر ملتی جلتی بیماریاں ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

ساتھ ہی ساتھ دوائیوں میں بھی کیمیکلز کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ مثلاً دمہ کے لئے جو دوائیاں استعمال ہوتی ہیں ان میں ایک ایسا کیمیکل استعمال ہوتا ہے جو انسانی جسم میں قوت دفاع کو ناکارہ کرتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں ٹھنڈے مشروبات یا سوفٹ ڈرنکس کا بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ نہ صرف بڑے بلکہ چھوٹے بچے بھی بڑے شوق سے یہ مشروبات پیتے ہیں۔ ناخواندہ لوگوں کو تو ایک طرف چھوڑئیے پڑھے لکھے لوگوں کو بھی یہ بات معلوم نہیں کہ یہ سوفٹ ڈرنکس سوائے کیمیکلز کے مجموعے کے کچھ نہیں ہوتے۔ ان میں فاسفورک ایسڈ اور سٹرک ایسڈ ڈالا جاتا ہے لہذا ان میں تیزابیت ہوتی ہے یہ دو ایسے ایسڈ ہیں جن کی ہمارے بدن کو ضرورت نہیں ہے۔ یہ کیمیکلز ہمارے معدے میں زخم (السر) پیدا کر سکتے ہیں۔ اس طرح کاربن ڈائی اکسائیڈ جو ان میں شامل کی جاتی ہے ہمارے معدے کو خراب کر سکتی ہے اور اس سے کینسر ہونے کے بھی امکانات ہیں۔ اس طرح مشروبات کے بکثرت استعمال سے بدن میں شکر زیادہ مقدار میں جاتی ہے۔ جسکا نقصان مسلّم ہے ان مشروبات میں کیفین بھی ملائی جاتی ہے جو سب سے بڑی خرابی ہے۔ تو صورت حال یہ ہے کہ آپ اور ہم صنعتی ترقی اور آرام و آسائش کے حوالے سے ایک ایسے جادوگر کے قبضے میں ہیں جو کیمیکلز کی صورت میں ہمارا تعاقب کر رہا ہے۔

روزمرہ کی اشیاء میں مثلاً کاسمیٹکس سپرے، ائر فریشنرز میں اسی طرح مختلف اشیاء میں پریزرویٹو استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان اشیاء میں جتنے ہائیڈروکاربن اور ایرومیٹک ڈالے جاتے ہیں ان کی وجہ سے بہت مضر صحت اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ صنعتی ادارے عموماً حفظان صحت کیلئے مقرر کردہ عالمی اداروں کے قوانین کو نظر انداز کر دیتے ہیں جسکی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے اور مضر صحت اشیاء بازار میں پہنچ جاتی ہیں اور آئے دن نقصان ہوتے رہتے ہیں۔ جلدی امراض، سانس کی تکالیف آنکھوں کی تکالیف اور جسم کے مختلف اعضاء جو ہفتوں یا مہینوں چلتی ہیں۔ جس سے پیٹ کی تکلیف ہوتی ہے۔ قے اور دست ہوتے ہیں۔ کئی دماغی تکالیف ہوتی ہیں جس سے بالآخر موت واقع ہو جاتی ہے۔ کچھ بیماریاں لمبی چلنے والی ہوتی ہیں جن کا پتہ بہت دیر سے لگتا ہے۔ جسکے نتیجے میں آہستہ آہستہ دماغی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلاحیت کم ہوتے ہوتے دماغ مفلوج ہو جاتا ہے۔ اعصابی نظام خراب ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں مڑ جاتے ہیں۔ چال میں لڑکھڑاہٹ آجاتی ہے۔ زبان کام نہیں کرتی اس کا تجربہ جاپان کے جزیرہ منیاماٹا کے مچھروں کی بیماری کا تجزیہ کرنے سے سامنے آیا جسکی وجہ قریب کی صنعتیں تھیں جو مرکری کیمپاؤنڈ سمندر میں پھینک دیتی تھیں۔ جو مچھلیوں کے ذریعے انسانوں میں منتقل ہو جاتا تھا۔ پاکستان میں بھی ڈاکٹروں کا اندازہ ہے کہ ہمارے ملک میں بھی دماغ کی بہت سی بیماریاں ہیں جو سالہا سال چلتی ہیں اور تشخیص نہیں ہو پاتیں۔ جسکی وجہ سے شبہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں بھی لازماً ایسی بے احتیاطیاں ہی ان بیماریوں کی وجہ ہیں۔

بعض کیمیکلز پلائی ووڈ اور چپ بورڈ بنانے کی انڈسٹری میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ بعض کیمیکلز جراثیم کش ادویات میں اور چپکانے والی چیزوں اور روشنائی میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ سب اس زمرے میں آتے ہیں جو نقصان دہ اور مضر صحت ہیں چند برس قبل ایک دوا یورپ اور امریکہ میں ٹالمنٹ کے نام سے ایجاد ہوئی تھی جسے دوران حمل عورتوں کو متلی کے روکنے کیلئے دیا جاتا تھا۔ نتیجۃً استعمال کرنے والی خواتین کے ہاں جو بچے پیدا ہوگئے ان کے ہاتھ اور پاؤں مڑے ہوئے تھے یا جسم سے جڑے ہوئے تھے اور عجیب الخلقت تھے۔ اس کا جلد پتہ چل گیا۔ لہٰذا فوری طور پر اس کو ممنوع قرار دے دیا گیا۔ اس طرح کی اور بھی دوائیں مارکیٹ میں موجود ہیں جن کے بد اثرات مابعد استعمال ظاہر ہو سکتے ہیں۔

ایک بہت بڑا مسئلہ سیلف میڈیکیشن ہے۔ یعنی لوگ بغیر ڈاکٹر سے رجوع کئے اپنا علاج خود ہی کرتے ہیں اور دوائیں استعمال کر لیتے ہیں۔ اسطرح بیماری مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے پھر ڈاکٹر کیلئے بھی اسکا علاج کرنا مزید مشکل ہو جاتا ہے

بعض دوائیں ایسی ہیں جن کا لمبے عرصہ تک استعمال انسانی زندگی پر بہت برا اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً نیند آور ادویات یا موٹاپا دور کرنے والی ادویات ایسی دوائیں بھوک کو مارتی ہیں۔ جس سے دل پر براہ راست اثر ہوتا ہے۔ دوسرے یہ معدے میں جا کر ایسی کیفیت پیدا کرتی ہیں جیسے کہ پیٹ بھر گیا ہو۔ اس میں شامل کیمیکلز معدے میں جا کر پھیل جاتے ہیں۔ اس قسم کی دوائیں بھی بہت نقصان دہ ہیں۔

اشتہار بازی کے نتیجے میں ان ادویات کے استعمال میں انسان جکڑ کر رہ گیا ہے۔ مصنوعی کھادوں کے استعمال سے فی ایکڑ پیداوار تو بڑھ گئی ہے مگر غلے کے پودے کی قوت مدافعت کم ہو گئی لہٰذا جراثیم کش ادویات کا استعمال بھی بڑھ گیا لہٰذا خرچ اتنا اٹھتا ہے کہ غلہ بھی مہنگا رہتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ سارا سائیکل اس طریقے پر تیار کیا جائے کہ ان کھادوں اور ادویات کے استعمال سے جملہ زہریلے اثرات ختم ہو جائیں۔ اور انسانوں تک نہ پہنچیں جو بہت مشکل امر ہے زراعت میں عموماً سستی دوائیاں استعمال کی جاتی ہیں لہٰذا زیادہ نقصان دہ ہیں۔

مثلاً دیمک کو مارنے کیلئے جو دوا استعمال کی جاتی ہے وہ کلورین کمپاؤنڈ ہیں جس کا اثر دس سال تک چلتا ہے۔ جو انسانی جسم میں داخل ہو کر چربی میں حل ہو جاتے ہیں اور انسانی نظام اعصاب پر حملہ آور ہو کر سخت نقصان کا موجب ہوتے ہیں

مندرجہ بالا ساری تفصیل کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں ہے کہ ہم کیمیکلز سے دور بھاگ چلیں کیونکہ یہ تو ممکن نہیں ہے۔ یہ کسی نہ کسی صورت میں ہمارے سامنے یا ہمارے پاس موجود رہیں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ اسکی کتنی مقدار استعمال کی جائے اور کتنا عرصہ ہم اسکے ساتھ رہتے ہیں۔ ان سے بچاؤ کی تدابیر میں پہلے نمبر پر یہ بات آتی ہے کہ لوگوں کے اندر اسکے بارے میں شعور پیدا کیا جائے کہ ان سے بچنا ہے۔ دوسرے قانون سازی کر کے لوگوں کو ان پر چلنے کیلئے مجبور کیا جائے۔ اس سلسلے میں صنعتی ادارے ایسے علاقوں میں بنانے چاہئیں جہاں گنجان آبادی نہ ہو۔ اور پینے کے پانی کے ذخائر قریب نہ ہوں اسی طرح فیکٹریوں کو کیمیائی فضلے کو اپنی فیکٹری کے اندر ہی تلف کرنا چاہیئے۔ بلدیہ کے محکمے کو چاہیئے کہ دریاؤں اور سمندروں میں پانی کو گرانے سے قبل اسکی صفائی کے معیار کو اچھی طرح پرکھ لے اور تمام فضلے کو پانی سے الگ کرنے کا انتظام کرے۔ ایک بہت ہی اہم اور تکلیف دہ مسئلہ کیمیائی فضلے کو ٹھکانے لگانے کا ہے جو ترقی یافتہ ممالک سے نکلتا ہے۔ وہاں پر چونکہ قوانین بہت سخت ہیں لہٰذا اس فضلے کو ٹھکانے لگانا آسان نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ ممالک اس فضلے کو جہازوں پر لاد کر غریب ملکوں کو روانہ کر دیتے ہیں اور انہیں کچھ پیسے دے دیتے ہیں کہ اب آپ اسے ٹھکانے لگا دیں۔ یہ ہر قوم اور ملک سے غداری کے مترادف ہے کہ اس خطرناک کیمیائی فضلے کو اپنے ملک کی حدود میں ٹھکانے لگایا جائے جسکے انتہائی خطرناک اثرات ہماری آبادی پر ظاہر ہوں۔

یاد رفتگان

مکرم سردار یعقوب احمد صاحب

عبد المحسن محمود۔ لاہور

ہمارے والد محترم سردار یعقوب احمد صاحب ساکن دار العلوم غربی ایک ایسے بزرگ تھے جنہوں نے اللہ کے تقویٰ اور خوف خدا کی شرائط کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی کوشش کی اور بالآخر ——

ایک کامیاب داعی الی اللہ کی سی زندگی گزار کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور بہشتی مقبرہ میں آخری آرام گاہ نصیب ہوئی۔

محترم والد صاحب کی وفات کو آج ایک عرصہ ہو گیا ہے لیکن آج بھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ اپنی زندگی کے معمول کے مطابق ابھی آئیں گے اور سب کو پیار سے نام لیکر بلائیں گے اور کہیں گے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے سب نماز کی تیاری کریں۔ نماز باجماعت کی بہت ہی پابندی کروانے والے تھے۔ اور یہ نماز ہی تھی جس نے والد صاحب کی زندگی میں انقلاب پیدا کیا محترم والد صاحب کے الفاظ ہیں کہ "میری عمر سات سال کی تھی جب ماں اور باپ دونوں کا سایہ یکے بعد دیگرے اٹھ گیا۔ اور جن عزیزوں کے ہاں قیام کیا وہ اپنی گائیں بھینسیں اور بکریاں وغیرہ چرانے کا کام لیتے۔ جس کا میرے دل پر بوجھ تھا۔ خاندان کے ایک بزرگ نے مجھے افسردہ دیکھ کر کہا کہ یہ پیشہ تو انبیاء کا پیشہ رہا ہے۔ تم اسکو اختیار کر لو۔ یہ سن کر دل میں ایک انجانی سی خوشی آگئی اور دعا نکلتی۔ ایک دن دوپہر کے وقت جانوروں کو چرنے کے لئے چھوڑ کر میں ایک درخت کے نیچے چلا گیا جہاں دو آدمی بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ جب میں ان کے قریب پہنچا تو انہوں نے جو بات کی وہ میری زندگی بنا گئی۔ وہ بات یہ کہ رہے تھے کہ نماز ہم پر فرض ہے ہمیں ہر حالت میں ادا کرنی چاہیئے۔ اور ایک انسان تب ہی نمازی بن سکتا ہے جب وہ اس بچہ۔ یعنی میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس بچہ کی جتنی عمر ہے اگر اس عمر میں باقاعدہ نمازیں پڑھنی شروع کر دے تو وہ باقاعدہ نمازی بن جائے گا جب یہ الفاظ ان لوگوں سے سنے تو میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پس میں نے نماز شروع کر دی اور اس پر قائم و دائم رہنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا بھی شروع کی۔ خدا تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت بخشا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے آخر دم تک نماز نہیں چھوڑی آخری وقت بھی نماز پڑھتے پڑھتے ہی مولا حقیقی سے جا ملے۔

نماز ہی کی برکت تھی کہ مولا کریم نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ۱۹۴۱ء میں احمدیت کے نور سے منور ہونے کی خدا نے توفیق عطا فرمائی ۱۹۵۱ء میں نظام وصیت میں شامل ہو گئے اور باوجود سخت نامساعد حالات کے حصہ آمد اور دوسرے چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ زندگی کے آخری چند سالوں میں کوئی ذریعہ آمدن نہیں تھا مگر پھر بھی جیسے ہی کسی بچے نے کچھ پیسے دیئے فوراً چندہ کی ادائیگی کر دی وقف جدید اور تحریک جدید کا چندہ شروع سال میں ادا کر دیا کرتے تھے۔

نظام جماعت کا بہت زیادہ خیال رہتا۔ ایک زمانہ میں رینالہ اسٹیٹ ضلع اوکاڑہ میں سروس کرتے تھے بہت عرصہ تک ہمارا ایک ہی گھر احمدیوں کا رہا دس میل دور دو احمدی گھرانے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو ایک اور پھل دیا تین میل کے فاصلے پر ایک نیا احمدی والد صاحب کی دعاؤں اور دعوت سے ہو گیا تو والد صاحب نے جملہ تین گھروں کا دورہ کر کے جماعت قائم کی جس کا مرکز ابا جی کا گھر بنا ہر اتوار کو (اس زمانے میں اتوار کو چھٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ باخبر ذرائع کے مطابق صدرِ مملکت غلام اسحاق خان نے پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کی رکنیت سے نااہلی کے حکم مجریہ ۱۹۷۷ء (پی پی پی) اور نمبر الف ۱۹۷۷) کے آرٹیکل نمبر ۳ کے تحت جو چھ خصوصی عدالتیں چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں تشکیل دی ہیں ان میں جن افراد کے خلاف بدعنوانی اقربا پروری، بدانتظامی اور اپنے عہدے کے غلط استعمال کے مقدمات دائر ہونگے۔ وہ اپنی صفائی میں وکلاء یا قانون دان پیش نہیں کر سکیں گے تاہم ان افراد کو کمرۂ عدالت کے اندر موجود اپنے وکیل سے صلاح مشورہ کرنے کی اجازت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مگر وکیل کو نہ تو بحث میں حصہ لینے کا حق دیا گیا ہے اور نہ ہی وہ کیس کی پیروی کر سکے گا۔ یہ عدالتیں مس کنڈکٹ ایکٹ مجریہ نومبر ۱۹۷۷ء کے تحت کام کریں گی۔

○ نگران حکومت فلور کراسنگ کیخلاف قانون سازی کرے گی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ انتخابات کے نتیجہ میں وجود میں آنیوالی اسمبلی میں فلور کراسنگ کی روک تھام کے لئے ایک مسودہ قانون وفاقی حکومت کے زیرِ غور ہے۔ امکان ہے کہ فلور کراسنگ کی روک تھام کے قانون کو عام انتخابات سے پہلے ہی ایک آرڈیننس کے ذریعے نافذ کر دیا جائے گا۔ اور بعد ازاں قومی اسمبلی کے ارکان حلف اٹھانے کے بعد اولین ترجیح اس آرڈیننس کی توثیق کو دیں گے۔

○ برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں حال ہی میں کشمیر کے مسئلے پر تفصیلی بحث ہوئی جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کشمیریوں کو دنیا بھر میں زبردست حمایت حاصل ہو رہی ہے حکومت اور حزبِ اختلاف کے بنچوں کی طرف سے اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ کشمیریوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کا حق ملنا چاہیئے۔ مسٹر جمی ڈچی نے اپنے خطاب میں کہا کہ کشمیر کی تکلیف دہ تاریخ میں برطانیہ بالکل بے قصور نہیں ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی فوج پھر دربار صاحب میں داخل ہو گئی۔ نیم فوجی دستوں اور پولیس کی ایک بڑی تعداد نے جمعرات کو بعض سکھ انتہاپسندوں کی گرفتاری کیلئے سکھوں کے مقدس مقام گولڈن ٹمپل میں چھاپہ مارا۔ تاہم پولیس ذرائع کیمطابق کسی شخص کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ شہر کی پولیس کے سربراہ نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ گولڈن ٹمپل کے گیسٹ ہاؤس میں چھپے ہوئے سکھ انتہاپسند پولیس کی چھاپہ مار کارروائی سے پہلے ہی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

○ پاکستان نے کویت کے معزول امیر کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ وزیرِ خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے کہا ہے کہ عراق غیر مشروط طور پر کویت سے اپنی فوجیں واپس بلالے۔ طاقت کے ذریعے تنازعات کا حل ناقابلِ قبول ہے۔ متحدہ عرب امارات روانگی سے قبل ائیرپورٹ پر دیئے گئے ایک بیان میں انہوں نے کہا کویت پر عراقی حملہ اور الحاق کے اعلان کے بعد خلیج کی صورتِ حال تیزی کے ساتھ بگڑتی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خلیج کے بحران کا واحد اور دیرپا حل یہ ہے کہ عراقی فوجیں غیر مشروط طور پر کویت سے چلی جائیں اور وہاں شیخ جابر الاحمد الصباح کی قانونی حکومت بحال ہو۔

○ کیمیاوی جنگ میں بچاؤ کے سوٹ بنانے والے کارخانوں کی چاندی ہو گئی۔ خلیج کے بحران کے شروع ہونے کے بعد کیمیاوی جنگ میں پہننے والے سوٹوں کے کارخانوں کو بے پناہ آرڈر ملنے شروع ہو گئے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق ایٹمی، جراثیمی اور کیمیاوی وغیرہ ہر طرح کی جنگ کے اثرات سے محفوظ رکھنے والے نیوکلیر بائیولوجیکل کیمیکل (این۔بی سی) نامی سوٹ صرف برطانیہ کی تین کمپنیاں بناتی ہیں۔ اسوقت مشرقِ وسطیٰ کے بہت سے ملک ان سوٹوں کے خریدنے میں دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۵۶۰:۔ میں محمود احمد ولد محمد عبداللہ قوم جٹ بوپاراں پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) چھ ایکڑ زرعی زمین غیر آباد مالیتی بارہ ہزار روپے (۲) سکنی پلاٹ مالیتی دس ہزار روپے (۳) بھینس مالیتی چھ ہزار روپے (۴) بکری مالیتی چار سو روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود احمد ولد محمد عبداللہ صاحب معرفت ڈاکٹر سلیم احمد خلیل رشیدیہ دواخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد نمبر۱۔ زکی اللہ احمد پسر موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالغفار ولد عبدالغفور شریک غیر منقولہ جائیداد۔

مسل نمبر ۲۷۵۶۱:۔ میں عطیہ جبیں زوجہ منیر احمد ہاشمی قوم قریشی ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن P-98/17 شالیمار ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۹-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۱۱ گیارہ تولہ مالیتی ۳۰,۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۱۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیہ جبیں زوجہ منیر احمد ہاشمی 98/17 شالیمار ٹاؤن نزد مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر۱۔ شیخ نذیر احمد سیکرٹری مال حلقہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۲۔ منیر احمد ہاشمی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۶۲:۔ میں حافظ محمد اکرم حفیظ ولد فضل کریم صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا روڈ فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان برقبہ ۴ مرلہ واقع محلہ مصطفٰے آباد مالیتی ۱,۱۰,۰۰۰/- روپے۔ مکان پر قرض قریباً ۷۰,۰۰۰/- روپے۔ باقی ۱۵,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۷۲/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ حافظ محمد اکرم حفیظ P-447 گلی نمبر 6 نزد بورے والا جھگی سرگودھا روڈ فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ فیض احمد خان مسل نمبر ۲۷۵۶۹ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ ڈاکٹر فضل کریم وصیت نمبر ۵۱۵۹

مسل نمبر ۲۷۵۶۳ :۔ میں تقیہ حفیظ زوجہ حافظ محمد اکرم صاحب حفیظ قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ مصطفےٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی کانٹے وزنی ۵ ماشہ مالیتی -/۱۳۰۰ روپے (۲) طلائی کوکا مالیتی -/۲۰۰ روپے (۳) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے ۔ میزان -/۲۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ تقیہ حفیظ زوجہ حافظ محمد اکرم حفیظ P-447 گلی نمبر ۶ محلہ مصطفےٰ آباد کریم نگر سرگودھا روڈ فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ ڈاکٹر فضل کریم وصیت نمبر ۵۱۵۹ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ حافظ محمد اکرم حفیظ خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۷۵۶۲

مسل نمبر ۲۷۵۶۴ :۔ میں شریفاں بی بی بیوہ حیات محمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ مغلپورہ حاجی آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) زیور طلائی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی تین ہزار روپے (۲) حق مہر وصول شدہ -/۳۲ (۳) زرعی زمین سوا کنال ترکہ خاوند مالیتی -/۱۵۰۰ جو کہ رہن ہے ۔ میزان -/4532 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ شریفاں بی بی بیوہ حیات محمد P49/G گلی نمبر 5 محلہ مغلپورہ حاجی آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱ ۔ حافظ محمد اکرم حفیظ مسل نمبر ۲۷۵۶۲ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ کرامت علی کرامت پسر موصیہ مسل نمبر ۲۷۵۶۵

مسل نمبر ۲۷۵۶۵ :۔ میں کرامت علی کرامت ولد حیات محمد صاحب قوم جٹ ججہ پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ مغلپورہ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ (۱) ترکہ والد زرعی زمین ۲ کنال واقع کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے (۲) ترکہ والد مکان فروخت شدہ سے حصہ مالیتی -/۲۵۰۰ روپے ۔ (۳) پلاٹ سکنی ۵ مرلہ واقع مغلپورہ حاجی آباد فیصل آباد مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت میڈیکل سٹور مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ کرامت علی کرامت المکہ میڈیکل سٹور بالمقابل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ حافظ محمد اکرم حفیظ مسل نمبر ۲۷۵۶۲ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ ڈاکٹر فضل کریم وصیت نمبر ۵۱۵۹ ۔

مسل نمبر ۲۷۵۶۶ :۔ میں شہناز کرامت زوجہ کرامت علی کرامت صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاجی آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی سولہ ہزار روپے (۲) سلائی مشین مالیتی پانچ سو روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند محترم پانچ ہزار روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ شہناز کرامت معرفت المکہ میڈیکل سٹور بالمقابل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ محمد اکرم حفیظ مسل نمبر 27562 گواہ شد نمبر ۲ ۔ کرامت علی کرامت ۔ مسل نمبر 27565 ۔

تلاش گمشدہ

دار الرحمت وسطی سے گولبازار براستہ اسٹیشن آتے ہوئے کلائی کی گھڑی راستے میں گر گئی ہے ۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرماویں ۔

ابو المنیر نور الحق ۲۶/۱۸ دار الرحمت وسطی
ربوہ

قدیمی ، اولین ، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
فون ۷۳۹۹۷
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
برانچیں
کراچی :۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور :۔ 1-D-3 گلشن راوی
ملتان :۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین ۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان :۔ فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ :۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون نمبر ۵۵۸

ھوالشافی
CMC
کیوریٹو کورسز

PILES COURSE	-/۴۰	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	-/۶۰	دمہ کورس
KIDNEY STONE COURSE	-/۱۶۵	پتھری گردہ کورس
KIDNEY INFECTION COURSE	-/۱۸۰	انفکشن گردہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	-/۱۰۰	چھوٹا قد کورس
BODY BUILDING COURSE	-/۴۵	کمزوری جسم کورس
URINATION COURSE	-/۴۰	کثرت پیشاب کورس
STERILITY COURSE	-/۷۵	بانجھ پن کورس
LEOCODERMA COURSE	-/۱۰۰	پھلبہری کورس

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں ۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کراچی لاہور
ہیڈ آفس گولبازار ۔ ربوہ
فون :۔ ۷۷۱ ۔ ۶۰۶

۲۷ اگست ۱۹۹۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں آپ کے جیولرز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام

گولبازار - ربوہ

فون: ۵۵۰/۶۴۳ گھر: ۶۴۹ - ۵۴۹

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

مینجر الفضل

ہوائی سفر

بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

نوبل مین ٹریولز

۴/۲۱ مین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد

فون نمبرز ۸۱۸۷۵۷ ۸۲۲۹۳۳

ملک پراپرٹی ڈیلر

گولبازار ربوہ

فون آفس پی پی ۹۹۷ گھر ۳۶۷

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ - ربوہ

فون دکان: ۶۴۹ رہائش: ۸۴۱

رابعہ زری ہاؤس

PHONE :- ۶۱۶۴۷۴

سلمہ ستارہ اور کڑھائی کا بہترین مرکز

نیز مشینی کڑھائی کا بھی بہترین کام کیا جاتا ہے

گلی نمبر ۵ انار کلی بازار فیصل آباد

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زدجامِ عشق ۱۲۰/-
تریاقِ معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۳۴

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون:- گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

ضرورت ہے

ہماری فیکٹری واقعہ جہلم میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

۱- **لیبر**:- کم سے کم تنخواہ ۱۱۰۰/- ماہوار۔ تعلیمی قابلیت ضروری نہیں۔

۲- **مشین آپریٹرز**:- کم سے کم تنخواہ ۱۵۰۰/- ماہوار ہوگی۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل سکول سے ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی۔ ۳ ماہ کا ٹریننگ پیریڈ ہوگا۔ قابلیت کی بناء پر کچھ ڈپلومہ ہولڈرز کو شفٹ انچارج یا شفٹ سپروائیزری کے طور پر ترقی دی جاسکتی ہے۔

۳- **اکاؤنٹ اسسٹنٹ**:- بک کیپنگ کا مکمل تجربہ۔ عمر ۳۰ سال سے کم نہ ہو۔ متعلقہ کام میں سابقہ تجربہ۔ انفرادی طور پر اکاؤنٹ ڈیپارٹمنٹ کا مکمل چارج سنبھالنے کی قابلیت۔

۴- **سپروائیزری سٹاف، ڈسپیچرز، سٹورمین**:- کم سے کم تعلیم میٹرک۔ عمر ۳۰ سال سے کم نہ ہو۔ کسی صنعتی ادارہ میں ۵ سالہ تجربہ۔ تنخواہ حسب قابلیت۔

تنخواہ کے علاوہ دیگر مراعات مثلاً گریچیوٹی، انشورنس، میڈیکل سہولت وغیرہ مہیا ہونگی۔ کمپنی سنگل رہائش فراہم کرے گی۔ کچھ حضرات کو ۶ ماہ کی ملازمت کے بعد فیملی کوارٹر دیا جاسکتا ہے۔

درخواستیں مع تصدیق اس پتہ پر ارسال کریں۔

جنرل مینجر —— **پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ** پوسٹ بکس ۱۸ جہلم